

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد و اٰلہٖ علیٰ رسولہ الکریم

علیٰ اعظمؑ کے شہادتِ حقیت حال بلا خطہ سرگزشت و ماہِ جاری مدوہ
مرتبه خلوانِ شہادت و مختصر وندا و مجروحانِ ندوہ و ان شہداء و ان
دیکھنے کی شائق تھی جس کے حوالے آئین ہرین نذایہ مجموعہ
مسما باسم تاریخ

شہادت

۱۳۱۳ = ۵۰۰ + ۱۳۰۸

شہادتِ فرائد مدوہ (۱) تصدیق بیانات سرگزشت و ماہِ جاری مدوہ
مرتبه خلوانِ شہادت (۲) تکلیف بیانات مختصر وندا و مجروحانِ ندوہ و ان
ناظر نے دیکھا کہ نہایت غیر محذب و تیرانی شہادت و ناظر نے دیکھا کہ
ہرگز نہیں مرکا کہ اہل ندوہ کی طرف جو امور منسوب کی گئے ہیں وہ سب
تسلیم ہے جو حالات موجود ہیں و شہادتِ جنگ (۳) شہادت ہیں کہ ان کے
کی کوشش اہل ندوہ کی یا اہل شہادت (۴) و شہادت ہیں کہ ان کے
فیصلہ ہو گا برپا کر دینے کی یا یا یا

مع

تنبیحات - جو اس موقع میں بعد شہادت علیہ طور پر رائد کی
مرتبه بولانا مولوی حکیم مومن بجا و صاحبِ نوری شہادتِ نظامی فوری
مجلس اہل شہادت جماعتی واقعہ بریلی میں طبع ہوا

اشہار اول خط شاہ سلیمان صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ وَفَصَّلٌ عَلَىٰ سُبْحَانَ الْكَافِرِ
 اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ اللّٰهُ تَعَالٰی کَا سَجَا خَفَ عِلْمًا هٰی هٰذَا
 نَامِی نامہ حضرت والا درجیت جناب مستطاب
 مولانا مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب بیت نمبر
 پچھلوا ری شریف کن عظمندوۃ العلماء بنام نامی حضرت
 عالم ال سنت و ائمہ طلبہا

حضرت اول تمنا عرض کر یوں کہ رسالہ سوالات تحقیق تھا پچھلوا ری شریف میں جناب مولانا
 حکیم محمد ایوب صاحب زید مجدہم رکن مدوۃ العلماء کے خدمت میں تو بھیجا گیا کہ حضرت شاہ صاحب
 مرحوم کو دامت برکاتہم اہم کی نسبت سنا تھا کہ کلکتہ کو تو شریف لے گئے ہیں لہذا اور کئی خدمت عالی میں
 نہ بھیجا اس پر حضرت مرحوم نے کاہنہ نامی نامہ حج شریف فرما ہوا جب تک ایک ایک عرف سوچ رہے تھے
 کمال حق پرستی و مضافت دوستی کا گواہ تک چک رہا ہو کہ خاص صفت لبتہ شان قبول لان کا لائق
 آپ تدوہ کے رکن عظم ہیں اہی شان کے اوس میں دو ہی ایک صاحب ہیں۔
 طوفانہ کہ خدا جانتے ہیں صاحبوں نے حضرت مرحوم کو برہم کرنے کے خط لکھی تھی کہ علماء ہی تری
 و دیالوین نے رد معاذ اللہ ان کو بھی سخت درد شرت کہا کہ کو فیضہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی حقانیت

باعث ہوئی کہ ایسی غفر و دراصل انکساف نظر و با جزاء اللہ فی الدارین خیر۔ اب ہمد و فام مبارک بعید
 کرتے ہیں اہل انصاف ایک ایک لفظ پر غور کریں کہ علماء کرام کے پاکیزہ مقالوں سے سخن پرورد
 صاحبوں کے ضد ہی کیا لڑکھو کچھ ہی نسبت ہو گیا جو صاحب نبی ہٹ سمندروہ کی اصلاح نہیں چاہتے
 ایسا در کھتے ہیں کہ **علمائے حقانی** سزاؤ اللہ پانندی مذہب اہل سنت کا ترک گوارا کر سکتا
 یا قرآن وحدیث کثافات بند میں ان سے کیا توافق خطاط محبت اور دینی جلیب دینی روایت روا
 یجھنگے جاشاؤ اللہ اللہ تعالیٰ تعان **(نقل خط مبارک)** اجمالی بیعت جناب مولانا مولوی
احمد رضا خان صاحب زید مجاہد۔ مگر ہی مظلومی جناب مولوی صاحب فی الجہد و لہجہ
 از خواجہ درویش ان محمد سلیمان قادری ششی بدیگہ یہ قول فرامند ان بعد اپنی تحریریں بنام باروم
 مولوی حکیم محمد اویب سہلہ اللہ تعالیٰ انین مگرا فوس ہے کہ مجھے آپ نے کیا مخالفت مجھ سے سعادت
 محروم کھا ہیں شک نہیں کہ میں مندوہ کا حامی ہوں اور اس کا کس کھانا ہوں مگر اس کا یہ
 مطلب نہیں کہ میں نے اپنی ومانت و عقیدہ کو خراب کر ڈالا جاشاؤ اللہ تعالیٰ ہرگز نہ
 نہیں چاہتا کہ آپ تہی با علمائے بدایوں سے مخالفت کروں
 اور وہ کہ فی سلسلہ حبیبانی شروع ہو جائے غفرنا اللہ محمد و مایین تو آپ صاحب جو بنگا
 بنجھال ہوں کا برا عن کا یہ بھڑک مندوہ کی وجہ سے کیوں ایسا کروں اور میں ہلا
 بیفک و کوریہ بیکار بیکار کہہ دوں گا کہ ندوۃ العلماء کے الف لام سے
 مراد یہی علمائے اہل سنت ہونا چاہیو نہ رواخص و خارج و بیخیر و یوہ
 خدا ہر اللہ آبی تو کون ایک ہی یہ بات کہ یہ مندوہ میں کیوں شریک ہو
 اور کیوں نہ نکال دیا جائے کہ اس کا مختصر جواب یہ ہو کہ اگر کہیں وہ اور آپ بنگا
 سب لوگ ملکر سادہ میں کوئی شر کرین اور ایک عمدہ صورت داخل خارج
 قائم کریں میاں را وہ میں موقع پر بریلی آنے کا تھا مگر ان شرشوں کا تقاضی یہ ہے کہ
 میں کم و بیش میں ان داخل ہو جاؤں چرچہ میں ڈپٹی صاحب کل و عزتوں اور وہ میرے
 کہہ ہیں مگر پیش سے لڑ کر پہلے جناب حضرت شاہ فیاض صاحب رضی اللہ عنہ سے

فرار کی زیارت سے شرف اندوز ہو کر آپ سے ملو گھا آپ اگر مجھے رنجیدہ ہیں تو میں تو آپ کو
 نہیں آئندہ ہوں اور جناب کی بھی بیدر خدی کی نظر اصلاح سے نہ نظر فرما دیر سے پاس میں
 خطوط آئے ہیں جنہیں لکھا ہے کہ بریلی و دیالون کے علمائے انکو بھی سخت و درشت کہا کرتے تھے
 ہنرات کا دوق نہیں اور پھر بھی تو برسر تیرانی برائوں کے آواز پر میں مستعد ہوں اور آپ
 بزرگوں سے عا کا خواستگار ہوں ماہری لفظی الف لسان لاریہ بالور مولانا میں رنگ خاندان
 ہوں بگربت پیری کسی بارگاہ میں ضروری ہے کچھ تو پر تو اوھر کا پڑنا چاہئے مولانا میں نے
 صدرا محتارین و ماہرین کی توفیق میں کچھ ہوا دراکر چھپرک شایع و واقع ہوئے مثلاً اقبال تو اس
 در و سلام رسالہ تصوری و غیر ذلک مکرر خیالات صوفیانہ ابی تحریر و ان سے التماس
 ہوتا ہو جو ہوں اسکے منجی نہیں کہ میں اس قوم سے راضی ہو گیا میری فکرت فرصت و کثرت
 مشاغل کا سبب ہو سہذا پھر بھی جب اس قوم کی چھٹی چھڑا ہوتی ہے تو کچھ بول بھی لیتا ہوں
 لاسیلس العصب کتم ہوا و اذا مابت عسرت و ضناہ و اب میں یہ امیدوار ہوں کہ ترقی
 اصلاح باشتی ہونا چاہئے اور اس میں کوشش فرماتے ہیں بھی ہر طرح سے حاضر ہوں اور
 اگر صلاح نہونی تو میری شرکت بھی معلوم میں نے جناب مولوی سید
 محمد علی صاحب سے عرض بھی کیا تھا کہ آئندہ سال سے مجھے رکن نظامی سے خارج کر دے
 میں سمجھتا ہوں وہ زمانہ آگیا آجکا خام و خمیر سیماں قادیانی پستی از چھلوری
شرف ضلع پٹیاری ۱۲۔ شوال ۱۳۱۷ھ
 حضرت شاہ صاحب سے کہنے کہا ہو گا کہ یہاں تین مہینے کامل سے کھدر ضلع و اصلاح
 باہر اران کھاج چاہی گئی دو مہینے کامل تک برابر خطوط بھیجے کہ مذہب اہل سنت پر رحم فرمائی
 ہم سے اشاعت اعتراضات نہ کرے جب یہ رسالہ مولات چھپر گیا ہوا سوقت بھی
 لکھ چکا کہ پابندی مذہب اہل سنت و اصلاح مذہب قبول ہو تو میں تار دیجے ہر بھی موتی کتاب
 ہوں ہی رکھ چھڑے جسے جب دیکھا کہ سیر طر قبول نہیں فرماتے تو اہل سنت کا لکھا کہ کرنا و قضا
 انصار اشاعت رسال کیلکی۔ ہر اب بھی صرف اصلاح ہی کے دست لستہ خواستگار ہیں
 خدا کرے جناب شاہ صاحب کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہی ہم کو بغیر تمام آسان و ملتے

ہم کچھ کرنا شروع کرتے ہیں کہ مذہبِ اسلامی سنت کی پابندی قبول کر لے
 چند بدعنوان کچھ ایسے اراکین جو انہیں ہم و علمائے اکابر کی حدائی پسند کر رہے تھے یہ تھیں جو
 کانفرنس راضی ہوئی تھیں غیر متعلقہ و ناخاکہ جلسہ و مہینوں کا در سہ سب برسوں سے جاری
 آج مذہب و خاص بنی سنت کا رہے تو کوئی نہ کہہ سکتے جو کسی طرح گوارا نہیں لے لیں تو آؤ اور

محمد حسن صباح خان قادری برکاتی بوکھسینی بریلوی غفرلہ

۱۰ سوال ۱۳۱۳ھ

تعلیمی

پس فرمایا حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان کا دل حصنِ حلی و عدا
 دو آؤ نگینہ میں سے ہے جس پر چاہے پہلے لادو تیار ہے۔ جناب شاہ صاحب نے بغیر کسی کی درخواست
 کیسے دریافت کی کہی تحریر کیا کہ آپ ہی یہ خط تحریر فرمادیا کہ تبت مذہب بھیجئے پریشانی مہرے
 کہ مجھے مخالف جہانوں سے عداوت سے محروم رکھا بلا تہیہ و تزیین اور اس اعلان کا وعدہ کیا
 اور اصلاح نہ دو میں شریک ہوئے کا بیان دیا مگر عمل بالکل اس کے خلاف ہوا جب یہ خط یہاں تک
 شائع ہوا اندوچی صاحبوں کے سپیش میں پائی پڑا تو ان ایک مولوی صاحب شاہ صاحب نے
 خدمت میں برنگ روز کے وہ بھجواتے بھجواتے مذہب کی کرسیوں پر چرون نصرتوں پر
 تادم کلام کی تشہیر و اشاعتوں کے مرتبے یاد دلانے لائے یہاں تک آتے تھے کہ
 اور تھکا تا ہم کمال اللہ بالکل انقلاب ہو ایہاں بھی تشہیر لائے مذہب سے اصلاح کے بھی
 طالب جوئے اور ہر سے وکیل بھی نہ کر گئے نہ لکھ کر جواب بھی دیا کہ مذہب میں متناہیں ہیں جو
 بہت بدلوں مزلوں نے بچھوڑا کہ اب اس شہرت و فتنہ قطع فرما کر حق کے پور میں اپنے عہد و
 مواہب پر قائم رہیں مذہب میں شریک بھی ہوتے مگر بھی دیا اس کے پہنچے اس میں بھی فرما
 جاتے اس اعلان موعود کے اختتام و تہیہ پر عمل بھی نہ کیا جب یہ ختم مذہب و فراموشان شہرت عالم

اہل سنت و شریف ذات سے دبا یوں ہوئے یہاں سیدان خالی باکر میر تو شاہ صاحب محل کھیلے نام
 ملتا ہے امت کو گوسا قتل کر دینے کے قابل بتایا ابن قریبہ کی طرح قتل کر دیا اور مزید موسیٰ
 علی کرم اللہ وجہہ کا اور نیز مدلیب کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کا بھائی بنایا پھر دوسرا و غلام جو ناچا پاؤں خبر شریف آوری ملکیت شکر چھپا ہوا و غلام ہڑ کر
 کچھ کیا جبکی قدر سے تفصیل سبالہ سرگزشت و ماہر اسے مذکورہ میں ملاحظہ ہو خیر میں اس سے
 کیا بحث و من یقلب علی عقبتہ قلن فیہ اللہ شہینا جو لٹ جاسے پھر جاسے وہ دین خدا کو
 خیر نہیں چھپا سکتا ان اتنا محفل کیا کہ بڑے بڑے اکابر مذکورہ کے قول و فعل پھر چھپتے
 سردار ایسے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی اعظم

اشتہار دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 حیدر آباد کا قوتیے اور مولوی اطفی اللہ

صاحب کی مٹھ

حسب نوائے کیا آفتاب بکار کے سحر کی رات ہو سکتی ہو

امرق کا بھد لینا برہمن سے بنا و ہنٹاف چند گار حین میں بیجے (۱) ایسے ہے
 و مہار و اسے جھوٹ سے بزار و گیا آپ صاحبوں نے خیر آباد کا چھپا ہوا فتر کے مذکور
 کیا اور کا مطلب نہ سمجھا کیا اور میں صاف صاف نہیں لکھا ہوا کہ ملکیت کی کتب عقائد میں
 را فضیولان خاصوں اور تمام مذہبوں سے بعض رکھتی اور انکی غارت کر دے اور انھیں دور دور
 کرنے کا حکم ہے کیا اور میں شاہ عبدالغنی صاحب کی تجویز سے نقل نہیں کیا کہ جو مذہبوں سے

محبت رکھے اللہ تعالیٰ ایمان کا جزو ہو کر دل سے چھین لے جو ان سے میل جول کے لئے
 چکنی باتیں کرے اللہ تعالیٰ ایمان کی حلاوت اس سے نکال لے کیا اوسین جناب شیخ
 عبد الوہاب ثانی کے کتبائے بیہ نقل کیا کہ بد مذہب کی محبت کا ذکر کی محبت سے بھی بدتر ہے کیا
 ان سب باتوں پر مفتی طیف اللہ صاحب فرم فرمائی کیا یہ باتیں مذہب کے مقصد کا پورا پورا رد
 نہیں کرتیں کیا مذہب صاف تمام بد مذہبوں سے میل جول محبت اتفاق اتحاد و محکم
 نہیں کرتا ہے کیا ادا ہو کر وہ دوا و مضامین میں سب سے ملکر ایک ہو جانا اور محبت و بیگانگی نہ مانا
 نہیں چھوڑا ہے کیا مذہب میں غلامیہ نہ کیا گیا کہ اس کا رد و کد و مقصد علم مذکور و اویں نہیں
 اپنا چھا بہائی جانور خدا کے لئے اللہ تعالیٰ کو بھی ہنر دکھا لے آدمی بات کی طرح ہر حکم
 خدا و رسول کو پھیندے انصاف بھی کوئی چیز ہے کیا فتوے کے اور حکموں میں مذہب
 ان باتوں کا سرچ رو دھوا بھی رہا کہ وہ فتوے مذہب سے متعلق نہیں اس سے مذہب کو کچھ
 ضرر نہیں پہنچتا کہ کھڑی کو جھٹلانا ہے پھر یہی سخت نفرت کی بات کو مولوی طیف اللہ صاحب
 کی طرف نسبت کرتا کہ اوکھوں نے بیا کھنچا ہے اوسکے علم و دیانت پر کیا بدنامی و اعلا کیا
 (۲) پھر فرمادہ کہ ان کے ایک خطابین نقل کیا ہے کہ اگر فتوے پر اٹھنا و رد و اوندہ کی
 سرخی مٹھی ہوتی تو میں بھر نکرتا مستغفر اللہ یہ بات تو کوئی دیانت دار جاہل بھی کہہ سکتا کہ جن بات
 میں نے انجانی میں کھدی مجھے معلوم ہوتا کہ یہ میرے فلاں دوست کو مقابلہ میں ہے تو کبھی
 دکھتا اللہ اکبر علماء کی شان کو ایسا بٹا لگا کتنی شرم کی بات ہو فتوے مفتی صاحب کی بھر کرنے کا
 تو سب کو اقرار ہے ہم پوچھتے ہیں مفتی صاحب فرمیں بھکر بھری یا ناحی مگر ناحی پر بھکر کی تو کہیں ناحی
 اور اگر حق پر بھکر کی تو مذہب کے مقابل کیا مفتی صاحب حق کو چھپا لیتے حق کی تائید سے باز آتے
 یہ کیا ویداری ہے یہ مفتی صاحب کی شان میں کیسی گستاخی ہے (مضم) فتوے نامہ حاث
 سوال ہی کا ہر انجی غیبت کی بھر مٹی ہے اسکا ان خطوط مذہب پر بول لیا صاحب میں خدا و اوار ہے
 قبل و بعد کی عبارتیں وقت تصدیق ہوئے سے فتوے مٹ گیا مفتی صاحب کی بھر مٹ گئی ایسی
 جہل بات کی طرف تو کوئی عاقل بھی التفات نہ کرے کہ مفتیان آدمی علم مفتی صاحب کی طرف اسکی نسبت
 سخت جرات انگیز ہے (۳) کیا ہر شخص کسی تجربے حقیقہ پالار امارت سنا کرے اور ہر شخص نہا کر

کہ صرف وہ تحریری جواب دی اور اس سے اول و آخر کچھ نہ لکھے کہ دعویٰ کیا ہو اور کس امر پر استناد
چاہا ہے چونکہ کوئی نسخہ کسی فتوے پر پھر نہ لکھ سکا کہ فتاویٰ میں جو آیت یا حدیث یا عبارت مندرج
مذکور ہوئی ہو جواب لکھنے والا صرف اور بقدر برائے خدا نہیں کہ تا اس مسئلہ و آخر ضرور کچھ عبارت
ہوتی ہو اس پر کہ باجائے کہ قرآن و حدیث و کتب قدسین کچھ یا قبل یا بعد کی عبارتیں نہیں کچھ اجرت
انگیز سے بلکہ عقوبت ہو کہ اسی فقرہ فضول یا تین جناب مفتی صاحب کی طرف نسبت کریں کیا نفع سمجھا کر
(۱۵) کیا کسی مفتی کی محرم کے بعد اور علما کی تصدیقین ہو یا حرام ہو یا اولیٰ علما کو اپنی تصدیقات میں
اور عبارت تحریر کرنا ناجائز ہے معاذ اللہ بھیکس دانش کی باتیں نہیں جو خواہ مخواہ مفتی صاحب کی
طرف منسوب ہو رہی ہیں اور وہ بھی اس سخت تحریر کے ساتھ کہ اللہ العالمین بھی کیا مقصود ہو۔ (۱۶)
کیا فتوے میں جہت تک کسی شخص یا گروہ کا یہ کہ نام نہ لکھا ہو وہ فتوے اس سے متعلق نہیں ہو سکتا
اگرچہ چرخی اس کے اعمال و اقوال سے سوال اور انہیں کا حکم مرقوم ہو شخص نے دیکھا ہو کہ کاشیاد
زید و عمر دیکھی کہ اس کے سوال ہوتا ہے پھر صورت سوال جیسے منطوق ہے فتوے اس سے متعلق
سمجھا جاتا ہے کوئی نہ سمجھ سانا سمجھ ہیہ اعتراض نہیں کہ ان کے ہمین تو زید و عمر لکھا ہو شیخ فلا نے ملا
فلا نے کا نام کہاں ہے (۱۷) یہ جو یادیر تبا گیا ہو کہ جوابات کے اخیر میں جناب مولانا مولوی محمد
عبدالقادر صاحب راولپنی کا نام تھا اگر بھی یاد و ضمیمہ بھی ہو تو ہمیں کیا گناہ ہے غیر مقلدون کے
متعالیٰ علیگڑھ میں جناب مفتی صاحب کو واقعی جواب ندوہ کے دھرم میں شناسیت خود بخشی سرچھٹول
فیضیت کن زاعیر جنسلاف وین ججائی تھمری ہیں) راقصان کا جانتے ہیں کہ او میں فتوے
تحریر خود جناب مفتی صاحب فرماتے شاگردوں کے نام سے شائع کریں علما کے لئے ایسا میں اور
ذکوئی عیب ہو نہ جانتے بے اعتراض مولوی عبدالحی صاحب بکھنوی سے ایک رسالہ دربارہ زیارت
مزار اقدس اپنے شاگرد مولوی محمد العجا ربکا پوری کے نام سے چھاپا جب غیر مقلدون نے
استفسار کیا دوسرے رسالہ میں ان کے ذکر کیا کہ ان میں ایسا ہے اور ان کے نام سے چھاپا ہو علما کیلئے
ہمیں مصالحہ ہو تہ ہیں شاہ عبدالغنی صاحب فرماتے ہیں کہ ان کتاب اپنا نام چھاپا کہ بجائے شاہ
عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ بن شاہ عبدالرحیم صاحب کہ نہایت غیر معروف ناموں میں حافظ سلام
بن شہیر احمد بن شہر الوفیض تحریر فرمایا کتاب میں ان اپنے والد ماجد کا ذکر آیا وہ ان یوں لکھا ہے

[illegible]

اور کی مہربانی جاتی ہو یا فتوے سے کہ علماء و محدثین ہر سخی و غیرہ یا دیگر حضرات علماء کے عبارت سے
 سب معنی صاحب ہی کی نظر لائی جاتی ہے نہ سنت ہو کہ اس پر بطبع کی طرف سے لوح معنی نہ پسندیدگار
 نام ورنہ شاید پھر اسی صاحب پر بھی پوچھتے کہ اس عبارت پر بھی جناب فرمودہ فرمائی ہے یا نہیں
 ایسی بات نیکوئی یا نیکوئی آدمی خوش ہو سکتا ہے مگر اہم تو یہ ہے کہ یہ آئمہ سوال اور ان کے
 جواب جو ہیں جو دوسرے میں چھپے ہیں ان پر حضرات فرمودہ اور ان کی تصدیق فرمائی یا نہیں اگر فرمائی تو
 انہیں مذکورہ احکام کے مقاصد و روایات سے تعلق ہے یا نہیں نیز بیان فرمائی کہ انہیں
 پر شکوک کے لئے جمہور مان علماء و روایات ضروری دینی خدمت والا کرتے ہیں یا نہیں کہ نظر احکام
 حق کہ نہ علماء ان کو امام احمد خود ہی نے تحریر فرمایا ہے جواب یا ان صاحب پر حلیہ معنی فرمایا ہے
حکمت حافظین کہ یہی کاغذ کی پشت پر چھپ رہی شدہ مگر شریف علماء پر سوال اول
 اس جو دوسرے میں جو آٹھ سوال اور ان کے جوابات پر قوم میں اور جناب فرمودہ تصدیق فرمائی
 یا نہیں سوال دوم اس فتوے میں صاف صحیح ہے یا نہیں یا شراب و خمر کے بارے میں
 خارجیوں سے بغض رکھنا اور بچنا مذہب اہلسنت کے ضروریات سے ہے (۲۱) عقائد اہلسنت
 کیا یونین بد مذہموں کا کج گویان فرمایا ہے کہ ان کے بغض سے بھی ان کی اہانت
 کرواؤ گا ورنہ انہیں دور کرے (۲۲) مولانا شاہ عجم الدین صاحب تفسیر
 غزنی میں نقل فرماتے ہیں کہ جو کسی بد مذہب سے ملامت کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے
 حلاوت ایمان نکال لے اور جو کسی بد مذہب سے محبت کرے اللہ تعالیٰ ایمان کا تو
 باد سے دل سے چین لے (۲۳) جناب شیخ محمد والی ثانی نے اپنے مکتوبات میں فرمایا ہے
 کہ بد مذہب کی صحبت کا فساد و کافری صحبت کرنا اس سے زیادہ ہے جو بوقت جناس سے
 فتوے پر چھڑائی و سوت نہ چاروں عبارتیں بھی اوس میں ہیں اور ان کی بھی تفسیر
 فرمائی یا نہیں سوال سوم صحیح ہے عام کلمہ کو یون سے سختی و تفاقی بکار اجا ہر
 ان عبارتوں نے اس مقصد کا صاف رد کر دیا یا نہیں سوال چارم بھی عام
 طرح چاہا گیا کہ بد مذہموں کے رد و کد کا صیغہ ہی اور ادا یا جائے شفا فرمائی
 بد مذہب آپ بھی تحریر و تقریر تحریر کیا اور اپنے شاگردوں کو بھی بد مذہب اس مقصد کا

محمد قطب الحق خلعت مولوی سلطان حسن صاحب غفر اللہ بریلوی۔

خادم الاطباء محمد عبد الحفیظ عفو عنہ ساکن رامپور وارو حال بریلی۔

محمد امداد الدین خان سابق ناٹالیق راجہ لودین سنگھ صاحب ادوہ۔ سید جدید علی ساکن بریلی۔

سید علی علی خاں مولوی ساکن بریلی محلہ بہرہ۔ سید انور حسین مولوی محلہ بریلی۔

محمد حسن رمضان بک خان خذو تحصیل الدین احمد عفو عنہ محلہ لکھن پور بریلی۔ محمد شاہ ساکن اورنگزیب علیہ

جناب مفتی صاحب کا خط مورخہ ۱۹ شوال روز جمعہ کل ۲۲۔ شوال روز سہ شنبہ کو آ گیا کہ میں

تہذیب فرمیں چون مسئلہ ایک سے سوالات کے جوابات تحریر نہیں کر سکتا استغنا ابھی جناب موصوف

کے پاس ہے اب ہم گڈا رشر کر رہے ہیں کہ اس استغنا کا جواب حضرت مفتی صاحب کی طرح

لے لیجئے انشاء اللہ تعالیٰ ابھی کھل جائیگا کہ کس نے فریب کیا۔ ایوب میرے ہایت فرما آمین

محمد حسن صاحب خان قادری بواہینی بیلوی ۲۲ شوال ۱۳۸۸ھ



حضرات ناموسین مکارمات اگر مفتی صاحب کو حق پسندی منظر بھی تو اس فتویٰ کے جواب میں

کیا وقت بھی کوئی جہد بات پر بھی گئی تھی جو مفتی صاحب کو این پرانہ سال نہ آتی تھی کیا ایسے

ضروری دینی استغنا کا جواب مفتی پر لازم نہ تھا کیا اللہ عزوجل نے اہل علم سے اظہار

حق کا عہد نہ لیا تھا کیا اس معاملہ میں ظہر حق کا انحصار خاص مفتی صاحب کو جواب پر نہ تھا

کیا ایسی حالت میں جواب دینا مفتی صاحب پر فرض تھا پھر بھی کیا وینداری ہو کہ جواب ہو

کیجئے چون کو جو نہا نہا تھے جائے اور جب کشف راز کے لئے سوال ہون چاہئے ہو

منصب فتویٰ دو عرصے تقریباً سب حج دیجئے حضرات ہن جبری شدہ استغنا کا

جواب مفتی صاحب کو پاس سے پھیر آیا، خدمت میں جناب کمیت مولوی

مولوی سلطان احمد خان صاحب کی قید سلام سوزن گزارش ہو کہ سامی نند نے غرضی

ہو کہ خاں کا فرض شرکت طلبہ مذکورہ العلماء تہذیب سامان مفرمیں ہے ہوا سطلے آپ کو سوا ل کے

جوابات تحریر نہیں کر سکتا سات فرمائے دو وزن نکلتا ہوا ابس کئے جاتے ہیں اللہ

خیر ختام۔ اے اللہ! اے محمد! **لطف اللہ** از حیدر آباد ۱۹۔ شوال ۱۳۸۵ھ روز جمعہ ۱۱
بِسْمِ اللّٰهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ان کے کچھوں نے انہیں مفتی صاحب کی چونکہ پر چونکہ تہذیبی سفر ہو رہا
جواب محال و ناممکن ہے حضرت کو نے دقیق سوالات تھے انکو اونہیں کیا بہت ہی درق رہا
مگر وہ اپنی کتب و تلاش جزئیہ کی ضرورت تھی کثرت و مزیدہ و قدوری میں دیکھتا تھا کہ مفتی لطف
فلان فتوے پر پھر کی یا نہیں اور مس فتوے کو مذکور سے تعلق تھا یا نہیں صاف صریح سوال
ہے کہ جواب میں آپ کو جارنٹ سہ ماہیہ نہ ملے اور انکو جواب تہذیبی سفر کے باعث ایسا
محال ہے کیا حق پرستی ہو پھر کیا شراب و لاکھ کی سہ ماہیہ بہت ہے چاہا اور وقت
قدرت سلب تھی تو معافی کیوں مانگی کیا کبھی تہذیبی سفر سے فارغ نہ ہوتے کیا یہاں کر
چندر روز تشریف فرما نہ رہے کیا یہاں سے رحلت فرماتے کہی جہنم نہ ہوے اب جواب
دے دیے ہوتے اگر اخلاقی کے لئے گزیر مقصود نہیں تو پھر معاف فرماتے کیا معنی
حضرت معافی خدا سے مانگنے کے احکام قاہرہ اپنے محبت مذہب میں فتوے گھر کے
پھر اڑھیسے والد سے خادمانِ محنت و محنت و ما جو اسے مذہب میں انہیں سچ والوں
جواب کر لئے آپ کو تین سال کی محنت دے چکے اب بھی پھر بھی پھر بھی ورنہ قیامت
میں تو یہی خدا کی شان ہے ایسے حضرات کی عظمت جتنا کہ ناظم صاحب وغیرہ فدایانِ مذہب
ماحق مسلمانوں کو براہِ فریب گرد و مذہب کیا چاہتے ہیں مع مذہب و صدور و ناظم معلوم
لطف کا طرہ ہے کہ آپ کے دونوں بکثرت واپس میں اور کا غذا استغنا ضبط کیوں حضرت
جواب ہو گزیر تھی تو کیا وہ آپکا عین اہمال تھا شریعت مذہب میں آسکے لئے حلال تھا کیا او
والس کرنا فرض نہ تھا خصوصاً جبکہ مستفیضوں نے نصرت فرمائی ہو سکتی ہے کو لکھنا تھا یہاں نہ
و ما جو اسے مذہب کے لفظ ہی لفظ بخش ہیں کہ شاید جو ہرہ **نیرہ و خطاوی**۔
دیگر بہا میں پھر سہ نظر گرامی نگہ نہ ہو گا کہ ایسی حالت میں کاغذ واپس کرنا حرام ہے
یا شاید بھیجی مذہب کے جدید مصلحتی احکام میں سبک ضرورت حلال ہو گیا ہو گا یا بحیثیت
حج بالادست کر سائو نیز ضبط کی کاغذ کا جو مانہ فرمایا ہو گا۔ و لا حول و لا قو
الاب اللہ العلی العظیم۔

استقامت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
تَحْمِيْدُهُ وَلِطْفِهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلِمَةِ

اور ان کے سوا ان کے علاوہ کسی اور کو بھی حاصل کیا کہ وہ کھلا اور حسین خراجوں میں ہمارا سہارا بن کر آئے جانے
 ہیں پھر بھی اگر کوئی ناواقف یا نہ سمجھنے والا صاحبِ نمازین، وہ جانیں غریب سستی سہارا بن کر آئے جانے
 ہمارے پیچھے فریب کی افرت و حیا پر فراعے اور باہر ہونے کے خلاف چاہے سے چاہے

اسپ ماہوں سے جناب مستطاب مولانا مولوی سید شاہ سلیمان صاحب مکرملیہ سے ملو وہ گل گلزار پھولاری شریف کالانی سے تمام نامی حضرت علامہ سید مولانا محمد اسلم علیہ السلام کے واسطے ملاحظہ فرما کر اگر کچھ ضرورت ہو تو فائدہ

[illegible]

اعمال و لایہ سے اور ایسی علمائے اہل سنت ہر تاجا ہے نہرواخص و خاص درجہ و مرتبہ و لایہ
 خدمتِ اقدس اور یوں کہ چونکہ یہ ندرہ بین کمون و مشرک یک ہوئے اور کریں نہ نکالے جائیں اور اگر کسی
 اور آپ ہرگز ان کو کوئی عہدہ و صورت ہیں داخل خارج کی قیام کریں میں کیا امیدوار ہوں کہ ندرہ

لی اصلاح باشتی مرزا چاہے اگر اصلاح نہ ہوئی تو میری شرکت بھی عقلم میں تے مولوی
موصی صاحب و عرض بھی کیا تھا کہ مجھے کرکن نظامی سے خانہ کرد و بچے میں محتاجیوں وہ
روز دیا جناب والا محلہ القاب مولانا مولوی حافظ جلیل شاہ

محمد حسین صاحب آبادی رکن عظمیٰ مدوہ ایسے سامی تاجیہ نام

مورخہ اور حوالیہ سے لکھ کر ان کے راجی کر دیا گیا اور جبکہ سید کے پیر کے مرنے کے بعد ان کے خاندان نے سید علی صاحب کی محبت و شریک کر کے یہی سال گذشتہ کی حالت و ملکیت

اجابت ہوئی اور رحمت و مغفرت کتب پھنچی پھر علیہ شرکت و غیار سے غالی ہونا چاہیے
 کہ کیا حاصل اور کیا عام علیہ دو نوعین غیاری کا اور اور القوت و اختیار و مستحق مرع
 لا علاج معلوم ہوتا ہوا سکتے ہیں اپنے تئیں اوس علیہ کی شرکت کا قابل نہیں جانتا
 میری رائے میں علیہ کے ذرا والوں کا علیہ سالانہ ہفتہ سے پہلے اہل حضرت آئمہ
 ہوتا ہے پھر علیہ خاص ہم غریبا کا سہ لیان جنات کا ہونا چاہیے اوسکے قواعد اپنے طور پر
 ہونا چاہیے اسکا اشتہار بھی مخصوص ہونا چاہیے میری رائے اول سے تھی اور اب تک ہو
 جب تک اسکی اصلاح نہ لے میں نہیں ہونا نہیں جانتا جناب مولانا مولوی
 حیکم علیہ السلام صاحب مختصری رحمت علیہ السلام مدوہ حضرت مولانا
 سید محمد دام باقی کو تحریر فرماتے ہیں حقیقہ رویداد مکتوبہ لکھنؤ میں یعنی تحریریں اسی طبع
 ہوئیں جو باعث منقہ ہوئیں صلحناہ محض مولوی ابوبکر صاحب و جناب مولوی شاہ امامت اللہ
 صاحب کو جو شل اور اوسکے صاحب پر مبنی تھا خاص تحریک اہل جانتا ہے تو ترقی ہندو کے
 خواص ایسے ہی نہیں کہ مذکورہ کسی امر پر اصرار کرے تحریرات کاغذ و قلم ہندو پر لگاؤ وہ تحریریں
 سب ناظر کی جانب ہوا ان کے اہل ان کے شائع ہوتی ہیں تاہم ان کے خلاف روایت
 خلاف کا شائع نہ بھی ناظم کام ہوگا اصلاح ضرور ہونا چاہیے جناب مولوی حیکم
 عظمت حسین صاحب نے مکتب مدوہ شمس اول کی خدمت میں رسالہ سوالات
 حقائق نمائندہ بھیجا تھا مولوی صاحب موصوف نے مذکورہ پر ان تمام اعتراضات کو مستجاب فرمایا
 جناب حقائق دست گاہ احمد میاں صاحب خلف الرشید جناب
 مولانا مولوی شاہ فضل الرحمن مرحوم مختصر گنج مراد آبادی۔

حضرت عالم اہل سنت کو رسالہ سوالات کی رسید میں تحریر فرماتے ہیں رفیع المکان حاجی
 مولوی احمد رضا خان صاحب السلام علیکم اکی تحریر باب مذکورہ نام حیکم علیہ السلام
 صاحب پھنچی حیکم صاحب کی بیاض اور امامت کو قائل ہونے اور اکی وجہ کے آپ کی
 ارسال تحریر ہے بہت ملحوظ ہوتے اکی قابلیت پھر تو پھینکے سے معلوم ہو حیکم صاحب کا

معلوم ہوئی زیادہ والسلام رقیہ احمدیہ انشاء اللہ اور آباد جناب موصوف نامہ صاحب
 مذکورہ کے مرشد زادے اور اول کے پیر و مرشد کے سجادہ نشین بکائی و مرشد پیر
 جناب مولانا مولوی حبیب علی صاحب غلوی مقیم ٹاڈہ رکن مذکورہ
 قسم اول نامہ مریضہ شوال سنہ ۱۲۸۵ نامی جناب مولانا سید شاہ عبد الصمد صاحب بین
 قرا کے تین مہینے پہلے سے ایک تھری نامہ مذکورہ کچھ دست میں و نیز سخت مولانا محمد شاہ و
 رامپوری صدر انجمن کے بھیجے گئے جواب کا منتظر مولوی اجدر رضا خان صاحب
 تحریکات مجکوہ و تین روز بعد پھر جن جن جملہ تحریکات مولوی صاحب مدوح کی بہت ہی معتدل ہیں
 اگر اصلاح مفاسد کی موجودگی تو میں اس پر شافل ہو و نگا اٹا اٹا و نہ نہیں اگرچہ جس تحریر
 نامہ صاحب کی میں نہیں رکھتے ہمیں چکا جناب مولانا مولوی فضل حق صاحب
 رامپوری رکن مذکورہ قسم اول نامہ مریضہ شوال سنہ ۱۲۸۵ نامی حضرت عالم اہل سنت و
 میں فرماتے ہیں امر حق میں مجھ کو اٹھائی پروا نہیں جناب نامہ کا خط نامہ تیار مند و دیگر صاحب
 درباب شرکت جلبہ بھیجاؤ گی اسے کہ قبل از جبہ بعض امور ضروریہ میں شورت کی جائے
 میرا گمان ہے کہ درباب اصلاح بھی ضرور شورت ہوگی اللہ تعالیٰ امور غیرہ صنیہ سے
 اصلاح رحمت و پاک جلبہ کو قیام عطا فرمائے جناب مولانا مولوی عبد السلام
 صاحب جلیپوری رکن مذکورہ قسم اول نامہ مریضہ مریضہ عینیہ عینیہ
 مریضہ ۱۹ شوال سنہ ۱۲۸۵ میں سوالات حقائق منافی نہایت اعلیٰ تعریف کو بعد فقیر کو بھیجے
 تحریر فرماتے ہیں بیشک سہاوت کا مان لینا واجب ہے کہ مذکورہ کی لغزشوں میں سخت خرابیاں
 ہیں اور وہ دوازہ مقدمہ کا ٹھکانا اور دین میں خلل پڑنا جب میں سوالات حقائق منافی کے مطابق
 مستفیض ہوا اور مجھ ثابت ہو گیا کہ مذکورہ مذکورہ گراموں اہل ناس کے اختلاف سے پاک
 و آلودہ و خیانت ہو گیا ہے شرکت جلبہ کا ارادہ فریخ کر دیا مگر آرزوی دلی شرف آستانہ موسیٰ
 حضرت معتز الانامہ مستندہ انخاص و عوام یعنی حضرت عالم اہل سنت کا غلط ہے مولانا صاحب
 والد ماجد و استاد محترم غلطہ اور مغز میں مشرک کی تحریک ہے کہ مذکورہ سب آستانہ بعض کا شاد حضرت
 پانوں (عالم اہل سنت) کو حقیقت نہ دیکھنا ہم میں ہر طرف مبارک کر دینا جناب موصوف نامہ

غریب خان نے پرتھوی ناتھ سے اور اجیہ علی سے کہ نام حایمان سنت واسلام کے
ساتھ اپنے غلط دارشاد سے قلع و قمع و رعیت میں شریک رہو جزا دلائیے تعالیٰ خیرا خود
جناب مع الباق عظم الامراکین صدر یکمین جناب
مولانا مفتی لطف اللہ صاحب حج بانیکورٹ حیدر آباد

اپنی چہتری مورخہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ نام نامی حضرت عالم اہل سنت و مظلہ میں
فراموشی میں جو امر صلاح طلب ہوں بوجہ میں صلاح فرما آپ بفضلہ تعالیٰ اس زمانہ پر مفتی
سلام کے رکن عظم ہوں نہ وہ آپ سے حضرات کی شرکت کا بہت محتاج ہے آئندہ سے جو
کارروائی ہوگی وہ بشورہ و صواب دیکھ کر ہوگی ناظر مذہبی بات کو قبول سے انکار کرینگے آپ سے
ہو جائینگے اور امر صلاح طلب کی صلاح بطور مناسب فرمائینگے تو مقصد حاصل ہو جائینگا
خود جناب مولانا مولوی سید محمد عیسیٰ صاحب ناظم ندوہ اپنے نامہ مورخہ
۲۰ شہبان ۱۳۱۸ھ نام نامی حضرت عالم اہل سنت و مظلہ میں فراموشی میں جو مقصد آجکا ہو
وہی میری بھی ہو چکی ہے کہ قبول کرنے میں ہرگز تامل نہیں میری خواہش یہ تھی کہ آپ شریک ہو
اور احاطت کرتے تو حرا دیان سب رفع ہو جائیں اور جناب ناظم و صرف جناب مفتی صاحب کو
نوصاف صاف کچھ چکے ہوں کہ میں مولوی احمد رضا خان صاحب کو اطلاع دے چکا ہوں کہ
جو کچھ دندہ نکھو میں مجھے غلطی ہوئی اور کما مکتوب ہوں آپ صاف فرماتے اور رکن کریں
نہو حیطہ جسے آجی اسے ہوگی کارروائی کجا دہی جو لوگ فرق باطلہ سے شریک ہو گئے ہیں اب
اؤ کو نہ بلایینگے روایینگے ہی تو خود بخود آتینگے اؤ کو کچھ طلب سے روکار ہوگا حکمت علی سے
آہستہ آہستہ ان تمام خلیفوں کو پیدا کر دینگے بلکہ خود بخود ہر جہادینگے اگرچہ جناب ناظم صاحب
کوئی خط مضمون کا بہانہ نہ آیا بلکہ جب مولانا سید اشرفی جیلانی و نامہ مولانا عظیم
علی و نامہ صاحب بہانہ آجی اطلاع ہوئی تو جناب مفتی صاحب جو سیدنا ابو جناب ناظم صاحب
مذہب کو خط بھیجے کہ یہ باتیں تو میں مسلم کی حرم اگر اکبر و عیسیٰ پر تو جب نہ بھی اب کچھ مجھے اور
انسان کو دیکھ سکا جواب نہ آیا و نون حضرت کو کہ کچھ بھروسہ دار و کما صاحب روشن ہو گیا

کہ جناب مفتی صاحب دناقم صاحب دونوں حضرات امر حق کو خوب سمجھنے میں پہلے ہی حاضر
 واقع کرنا جو پھر توحید خلی خطوط سے جو بینہا ہوا ہے اس پر جو فیصلہ تھا اسے ملحوظ میں لایا وہ
 غرضی کی وہ تحریریں کہ غزرا لاکین مذکورہ قسم اڈل نے چھاپ کر شائع کیں کین ایک دوسری سے
 یہ اعلام التقسیم الاعلام دوسری جو دینی سے ہدایت الالباب مدقہ العلماء
 پچھلے تحریریں جناب مولوی عبدالحق صاحب دہلوی رحمہ اللہ نے جو عظیم قسم تذکرہ
 خود ہی مقبولہ یقین بنکر دے مانتے ہیں رہی روئے داد مطبوعہ لکھنؤ کی تہذیب لکھنؤ عبارت پر ان حضرات
 کے اعتراضات ہیں تو ایسے ہیں فیصلہ کئے دیتا ہوں کہ اس پر شک نہیں دیکھتے اور ہم جواب دہ
 نہیں ہیں بلکہ تکرار لینے کی ایسی یا تو پڑھیں ہم ایسے دو جلیل القدر عالموں کو ناظر کرنا نہیں
 چاہتے بلکہ یہ ہے کہ علماء اہل سنت مفاد و مضامین کتب مذکورہ میں کلمات گراہی
 ضلالت و اھراہ و غیر اہل سنت کا وقوع بتاتے ہیں دین و مذہب اس قبل سے نہیں کھڑا
 خواہ مخواہ دوسرے کی مضامین ہی کو اپنا کر دین و مذہب کے تو باطل ہیں حقانی صاحب
 نام کا اثر ہو کر انہوں نے کتب مذکورہ پیشانی اعتراضات کا تسلیم فرمایا ان حرف متہید مذکورہ
 لکھنؤ کی توحید خلی خطوط میں سوالات سمجھ کر جواب دے کر دو اول و دوم و تیسرے میں اس پر جواب دیا
 و تھوڑے سبب سخت ہو رہا ہے جو یہ علماء اہل سنت سے کیا کہنا کہ کتب مذکورہ دیکھتے اور نہیں تو جواب
 دے کر ان کا جواب دے کر جواب دے کہ اس واقعہ ضلالت کو سمجھ لے تو خود اس وقت کہ جس پر اور اس سے
 رجوع کا اعلان چھاپ دے کہ تو تھوڑے سا اعلان یہ اعلان سمجھو اعلان یا ضابطہ مذکورہ کی طرف سے ہو کہ
 تھوڑا حقانی صاحب سے حقانی ہو گئے تو مذکورہ پر سے بھی الزام نہ دے گا دوسری طرف اس کا جواب
 کے نام سے ہو ان پر گوار سے ہم واقف نہیں بعد دریافت واضح ہو کہ اسے آپ کو ساکن
 دلی و ساکن مذکورہ بتاتے ہیں اور اتنا دے مانتے ہیں کہ ان کی یہ تحریر مذکورہ ہی ہے چھاپ کر شائع کی
 اور ان کے فیصلہ تھا حقانی صاحب سے بھی حقانیت زیادہ برتی دے مانتے ہیں کہ اگر مذکورہ
 تحریر میں کوئی فقرہ آپ کو مذکورہ ایک خلاف اہل سنت و اجماع تھا یا اسلام سمجھو سرزد ہو گیا اور اس پر
 غور ہوئی تو مذکورہ کو اس کی صحت پر اصرار نہیں نہ خود اسکے ناکل کو جو اس کی اسبت معتد آپ کے
 سوالات ہیں اور ان ہی جواب ہو جواب کہ زمین اقدس میں جو آپ اپنے ذکر میں کہہ رہے ہیں

اور کو ملاحظہ فرمادین اور جو کلمہ یا مضمون حضرت کر نزدیک نامناسب ہو بخدا تعالیٰ حسد کیا
 و ملاحظہ کریں تب وہ چہرہ آپ اسکو متکفل ہوں اور میری تعداد بڑھائیں جسکو آپ متکفل
 ہوئی دین وہی رکن کیا جائے آپ حق پر ہیں آئے اور ہماری تشریحات کی چند داند
 طور پر اصلاح کیجئے جو انکے اللہ اس سے زیادہ اور کیا حق کو قبول کر لینا ہو گا پھر بھی
 جاہل صاحب بنی ہمالت سے نہیں جو کہتے ان دونوں تشریحوں کو
 سوالات تھا حق مناکا جواب روٹھہار کھائی وہی علم مصنف تو
 حق کو حشر قبول کرتے جاہلین اور بالائی لوگ اوسو روٹھہار
 راجحانی صاحب کا سوال جسکے لئے سال بھر کی محنت دیتے ہیں اولاً محض اہل فہم
 جو از جو از فرض نہیں کہ ترک پر سوال وارد ہوتا تھا احادیث واجیہ العلوم وغیرہ کی تشریح
 کا ش حضرت تاج الفہم عبدالرشید علیہ السلام کا صنف قدسیہ صغیرۃ اور دوا اول صنف
 اور دوا دوم صغیرۃ ملاحظہ فرمائیے تو معلوم ہوتا کہ علمائے سنت آپ کا اس سوال سے
 پہلے اوسکا جواب شافی عطا فرمایا جسکے میں اور دوسرے صاحب کا بہت جگہ کہ سوال
 منہی اہل سنت میں اہل تشیع پھر شیخ اول پر صریح بہت دہریہ کا دعوے کہ کو اس صنف
 جو سنی الازہب نہیں اول تو اسکی تلمذ یہ کو خود پیچھے ہوئی رواد میں کافی ہیں چہنچہن
 سبزی را فضی حیرت مند دلی سب میں بھرتی نہیں اسیکے سوا جب آپ فرماتے کہ ان
 سوالات کا وہی جواب ہے جو آپ کہہ رہے ہیں ان کو چھ نفی الفہم نہ سب اہل سنت واقع ہوئے
 بخارج تماشہ ہے یون شبکے تو فتاویٰ القادریہ صاحب کیا بطور نمونہ اوسکو دیکھئے اسکی
 علاوہ کلمات بعض کشیش دولان و دورقی جو درقی میں ارشاد ہوئے ہیں انکا جواب ہونا
 نہیں ہے سوا کہ مذکور اور کیا کہنا ہے سے خدا بار ہی تحریر ہوں اور تو کہہ کر کہ
 قرآن سے بڑی سخت بڑی ظلم کی اور کہیں کہہ دیکھ کر ان اللہ وانا الیہ مرجع
 کبر معنا عند اللہ ان لقولنا ما لا نفعل لو ان غیر میں ان دونوں کی
 نہیں بلکہ دونوں رکن صاحبوں کی حق پسند کی حضرت ہر اول اول چہا نکھا آخر کلمہ تو کہ

درا اعلیٰ خاتمہ ہی کا جواب بتی ہی عرض باقی تھی کہ بھی سطرین خصیہ زندہ خاکسار محمد علی کے
 کے نام سے چھاپ چکا اور پھر وراثت ان سے ایضاً بطور چھاپ دیا۔ عین اُن کے گاہ پہلے اس شخص کے
 عجیب حیرت ہو کہ حضرت حق کو سمجھ لئے اقرار کر دے تحریرین کر سکے مگر ایضاً بطور برہنہ ہی
 یہ بھی زندہ کا کوئی ایجاد مسئلہ ہو گا عزیز دیکھ کیا طریقہ حق پسندی ہے جسے رب سے ہدایت
 فرمائی اور جسے اللہ تعالیٰ علیہ السلام دائرہ وسیعہ جمع فرمائی

محمد حسن رضا خان قادری برکاتی بو محسنی بریلوی غفرلہ

۲۶ شوال ۱۲۷۰ و شنبہ ۱۳۸۴ھ

تنبیہ

میں شہزادہ میں صرف گیارہ حضرات کو نام نامی تھے ان کے بعد محمد اللہ تعالیٰ اور بیت اراکین حضرت
 کے خطوط آئے اور اس سے پہلے جنہوں نے زندہ کی حرکات شیعہ و خلافت غیرہ و شیعہ شاعت تعالیٰ
 تعلیم سے نفرت فرمائی اور فرما رہے ہیں اللہ عزوجل چاہے تو وہ تمام نکات میں اعلیٰ حضرت
 اکابر اعلیٰ حضرت کے شاگرد ہو گئے و اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 کے اعلام و ہدایت الالہیہ کا بھی حوالہ دیا گیا اہل انصاف کو سیدہ اس شخص کا دل
 رسالہ میں سوائے اس کے تمام اعتراضات اہل سنت یا بعض کلمات طعن و مبالغہ
 و جہالت کے ثابت کیا گئے ہیں یہ بھی حضرات کی حیاداری اکیس و دور فی جوہر فی کے
 طالب جواب ہو رہے اول تو بھی رسالہ قادری زندہ کے دہرہ میں برہنہ ہی
 و نحو و شیشی تھی جس کے ترکب اور دوسروں سے طالب میں ثابتاً اعلام کی حد تک
 میر محمد اللہ تعالیٰ رسالہ سطوہ لہر و دعوات ارباب دارالندوہ اور دارال
 دارالبرادری میں غزوہ لہر دم سماک اللہ و ہدایت دیا گیا ہے اب بھی حضرات
 کی بہت کچھ رنگ بر رنگ ہے یا ان غلطیاں سے شیرازہ سے شیشی ہو کر رہی زندہ کی برائی یا کسی
 یعنی منکوت و فاضل و کھانی سے طرفہ دیکھ ہی شہزادہ میں اہل سنت و اہل حق
 شیعہ کا حال اور غرض اور یا تمام محمد بن جوہر ان شخص کے کہیں زندہ ہی نہ ہو

مذہب کی قائل و امام علوم و تحقیق میں آتی جہت عبارت میں قطع ہر ایک کہ کہیں کہیں تو طبع و علم
 استغناء میں پیش رفت کی قطع ہر کتاب کی عبارت میں آتی کارستانی زبان کرے شہر میں
 احمد شہزادہ اس قالم کی سیاسی حساب کے کو بھی اہل سنت و جماعت کی پیشین راہ اندیشہ میں
 لکھ کر طبع فرمایا ہے چھ دیوبند و خشت بہریت و دیوبند امام بن ۴ چھ دیوبند کو چھ قدر رسید
 اسی سلسلہ میں کو ہدایت قرآن آمین

استہدایہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 پہلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث میں ہے الصدق مبین
 والکذب مہملات ہے نجات و تباہی ہے اور جہنم ہلاکت ہے تو مہملات
 جہنم ہلاکت کے نسبت چند خطوط بقیہ اللہ صاحب حج ہائیکوٹ جہنم آباد کے مہملات
 کے اور عباد اللہ گمراہی کی سمت کی ہندو جھگڑا دینے والے سے بار بار چاہا و دور دور
 بھیجا اگرچہ انصاف و احوال و احوال کی رو سے ان خطوط میں شہید ہوا حقیقت ان
 لوگوں کے انہی میں منفی صاحب ذیہ خطوط لکھے اور وقت پر ہی عمارتیں کہاں میں چھڑا
 منفی صاحب خطوط میں مل کر دیا تحریف کر دی منفی صاحب انھیں دیکھ کر کہیں حیران ہو کر
 اللہ تعالیٰ کی ہمتوں کی اس سے اور عقلی را انصاف جب ان خطوط کو دیکھتا کہ وقت ہزاران
 رہ جائے کہ بلالہ العالیہ میں ساتھ کیا ہے بھلا کہ ان صاحب منفی صاحب کی مقدس شان پر
 کہاں ان خطوط کے قادیانہ بیان آجہد صاحب صاحب جو مقدس حق اور انہیں کی کتنے
 بنی کہ خطوط کے منفی صاحب کو نہیں معلوم ہوتے بھلا کہ ان کے فراموشی کے لیے
 اگر منہ پر ہنسی نہ ہو تو کی ہے کہ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ تو ہے رہا ہوا مذہب
 اگر ایسا جانتا تو ہرگز نہ تو یہ منفی صاحب کی شان تواریف ہے آپا لکھ خلاف حدیث

و خلافت شان اقامت کو فی متدین طالب علم بھی نہ کہہ سکتا آن شکر کے رفع الایمان کے فرق
بیمبر کا خط مستقل ذیل برہی کے اسی سلم پر تیس چناب مولوی سید محمد علی صاحب کراچی
جناب مفتی صاحب کو پڑھتین بھی گیا۔

جیسا کہ میں صاحب خیرین نے چھپا لیا۔
میں نے کہا کہ جب تمہاری کتاب نکلتی ہے تو اس کا ایک نسخہ
میں بھی لے لوں گا۔

کرنٹس نے یہ سنا تو بہت خوش ہوا اور کہا کہ
تمہاری کتاب کی کاپی میں بھی دے دوں گا۔

اس وقت کے حالات یہ تھے کہ
میں اپنے گھر پر بیٹھا تھا کہ
ایک شخص میری طرف سے آیا
اور کہا کہ تمہاری کتاب
نکل رہی ہے۔

نقل نامی نامہ علی حضرت عظیم الہ کرتاج افضل محبوب رسول قبلہ
بدایونی بنام گرامی جناب مستطاب مفتی صاحب حج
حیدر آباد دام ظلہا

جناب کرمی شفقی مولانا مفتی العف اللہ صاحب ذوالعظم بعد سلام سنون گزارش کرتے ہیں کہ چند عروشات پیش کرتا ہوں جسبہ نقشہ جواب باصواب ہو شرف قرار پایا جان و ایک خط و تر و ذوق العلماء سے مدد تقاریر یہ دیا ہوں میں میری طلب کو واسطے کیا اسی شمار میں حاضر ہوا لیکن ابوجوہر معذرتا بہتان اگرچہ قطعاً مطبوعہ رسائل و اخبار کے دیکھنے میں آئے جسبہ جناب والا اور آپ کا شمار مولوی عبدالغنی صاحب کرامت سے میری تمنا یہ بطور مختلف شائع کی گئی ہے مگر یہ خط منسوب مولوی عبدالغنی صاحب کا کاتب کو تو جناب والا کی تحریرات منسوب بلکہ خود اسی تحریر سے ثابت ہو کہ ان کے نام کی ایک تحریر میں ہے کہ وہ قفقہ جبریلوی العف اللہ صاحب ذوالعظم ذی کے سے فقط طبع کی متعلق تھا اور دوسرے تحریر میں ہو کہ فقط غیر متعلق جو امان کو مشککتھے ہوں رشیدہ غالیہ کی نسبت دو تین رسالات تھیں لیکن جناب والا کی تحریر منسوب ہی بجا تھا غالیہ تحریر ثابت ہو کہ وہ قفقہ سے منسوب جبریلوی معذرتا زانی صاحب جبریلوی کا جناب کو مسلم سے اور ادنیٰ تصحیح کا اور معزز دینے کا اقرار ہے جسبہ رسالات متعلق تحریر اور رشیدہ غالیہ ان

اور شیخ جبرائیل اور شہید فیضیہ اور غیر مقلدہ غیر ہم کے ہیں لیکن محمد اللہ تعالیٰ
 کذب و افتراء جزا تحریر منسوب مولوی عبدالغنی صاحب کا حسب اقرار و تصدیق جناب
 مالاکے بخفی ثابت ہو و بالعکس و نیز اصل مطلب لطلان بیانات رد و ادو و جزو
 مستحقات مذکورہ کا فیصلہ بھی بموجب آپ کو اسی اقرار کے جو بارہ تصدیق فرمایا
 فرمایا کہ سلمان حاتل پر جسے نظر انصاف کتب مذکورہ و فتوے مذکورہ دیکھائے ہوگا
 وہ سمجھ لے گا کہ جو کہ آپ کی تحریر میں ہے کہ چنانچہ حیدر آباد میں محمد پیکر بی بی میں شائع کیا گیا
 اس کے صفحہ ۱۰۰ میں جو سوالات و جوابات مرقوم ہیں ان جوابات کی بیسیک میں سے
 کی ہے اور دیکھ کر وہی ہے اور نہیں کچھ مذکورہ کا ذکر نہیں ہے اور نہ ان جوابات سے
 مذکورہ مندرجہ بالا اور اسی بنا پر چپ و قطعات و رسائل میں اٹھا کر میرے کتب
 دیا گیا اور اگر جب مذکورہ تصدیق و حقیقت کا اعلان کیا گیا ہو تو چنانچہ اس پر ضروریہ و منکر کا
 اور لایا کہ میں نے شہادت دے کر اپنے رب قہر علیہ وغیرہ مع و بصیرت نشانہ کی و کھائی لایا
 شہادت کا گذارش کیا ہوں کہ میں نے بمقام حیدر آباد حدیث والا میں عرض
 کیا تھا کہ ایک مدت میں بدایون و بی بی میں شیخ کے رسائل شائع ہوتے ہیں اور یہاں کو طرح
 طرح کے دھوکے دئے جاتے ہیں کہ علماء تحقیق مذکورہ العلماء نے ثابت کیا ہے خصوصاً
 کہ علیہ بی بی اور شہادۃ الیقین کی طرف اوکریں وہ ہمارا دینی بھائی ہے اور اس کو کہہ کر
 چھوٹا بھائی کا ذکر نہ کرنا باطل و گمراہی ہے پس جو لوگ شیعہ کو بسبب ان کے عقائد کے گمراہ
 بلکہ گمراہی کہتے ہیں قول اور بخار و دوسرے اور اہل قبلہ کی رد میں جو کوشش کر رہا تھا ہے وہ
 سب بجا و دوسرے ذوالقیاس و دلائل و دلائل کا منشا رسائل مذکورہ العلماء مثل رد و فتاویٰ وغیرہ
 بعض بیانات میں جو بہت اہم مقامات وارد ہوئے ہیں آپس انکا دفعہ مذکورہ ہو گا کہ شیخ
 وغیرہ کو موقوف امتثال جواب نہ ملے اور پھر ضمیمہ مقامات کتاب رد و ادو کے درجہ میں لایا
 اس میں اس مرتبہ کے حکمران مولوی محمد ازیق صاحب و حیدر آباد میں چھاپا ہے اور آپ کی
 اس کی تصحیح کی تصدیق فرمائی کہ میں بخیر دیا تاکہ بعد غرض و ملاحظہ کے بوقت فرصت اس کو
 تصدیق و تصحیح فرمائی کہ میں بخیر دیا تاکہ بعد غرض و ملاحظہ کے بوقت فرصت اس کو

حضرت شہنشاہی آپس وقت آپ سے وہ فرستے مع روئے اور لیکر آپ کو شاید آپ سے سوال اور جواب کی
 تصدیق فرماتے جلتے تھے یہاں تک کہ متعلق اس قول قائل کے کہ حنفی شافعی مالکی سنی کی نسبت
 اٹھا کر اگر آپ پر خیال کیا جائے کہ فرض کو ممنوع اعتقاد کرنا اور حرام کو حلال جاننا والا مالک
 حنفی مالکی رحمہ اللہ کیسے ہو تو ایسا سخت حکم بخلائی کا کہ شرکت اسلامی بھی نہ سبکی جواب میں یہ نہیں
 افراط مثل اختلاف و بطالت و جہالت کے اپنے جو سخت تہاتے آپ کے مذکورہ سے کہہ گئے ہیں
 جب تک خلاف ہو جائے تمام کا کر لفظ غلطی کا کہہ کر دیا اصلاح اور جو بھی حسب حکم آپ کی اصلاح کر دی بھی
 آپ نے اپنی تصحیح و تصدیق پوری سے اس وقت سے کہ عرض میں کہہ دیا اور آپ کے سامنے میں نے بھی
 اور جوابات کی تعلیم و تصدیق پوری میں نے عرض کیا کہ آپ ایک خط مستقیم اصلاح اعلیٰ اور
 ناظم صاحب کو ارسال فرماویں کہ غلطیوں کی تہذیب اہل سنت کو اصلاح اور فی ضرورت اور شیعہ و غیر
 دیگر جو کوئی لیش و فساد و کینہت جلد دینی کی نذرین چکا کر دے ناظم صاحب مولانا صاحب ہنرمیں سے مکر اور
 عداوت سے جو کہ غالب امید ہے کہ وہ اصلاح اعلیٰ مذکورہ فرمائیے آپ نے اسکو بھی قبول فرمایا
 ایک مذہب الہی سب امور کی ضروریات مشورہ و جناب والا میں پیشانی کیجاتی ہے اور نیز آپ کی اور
 جواب و فیصلہ اون خوشنات کا قرار دیا جاسے جو میرے اس خط مطبوع میں مذکور میں جو
 جس کے بعد شقائق میں لکھ کے نام ارسال کیا اور مطبوع بھی ہو گیا ہو تو ہدایہ میں با اعتماد علم و مع
 جناب والا کے واسطے لکھ کر تہذیب سلبین کے امتداد کا کہ ہوں کہ جناب والا اسبہ حاجت میں
 لکھ کر ہزار میں قرآن مجید واسطے راویت اہل بیت اہل سلام کے اللہ میں لیکر حال مذکور میں کو
 اگر میرے بیان ان کو زیادہ یک جا ہو تو آپ تصدیق فرمائیں ورنہ آپ بھی قرآن مطہر مانع میں لکھ کر آپ
 اور سب عبادہ مطہرین کے سامنے اور دعا دعا کہتے کہ آپ اور ہر حقہ اللہ کی فرمائیں اور اسکا اہل
 حاضر و غائب میں قرآن مجید کو آپ کہہ فرماتے شائے فضل و کرم سے یہودی ہو کہ خداوند میں
 اہل اسلام بظاہر و باطنی و اللہ تعالیٰ و اللہ تعالیٰ سبیل شائے کرم سے کہ جناب الہی تحریر
 مذکور میں خط و قلم لکھ کر تصدیق فرماتے اس وقت سے کہ (جو جو درجہ و درجہ میں مطبوع ہو)
 فرماتے میں اس سے کہہ کر کہ میں نے یہ خط لکھا اس سے کہہ کر کہ میں نے یہ خط لکھا
 لکھنا خط و قلم لکھ کر کہ میں نے یہ خط لکھا اس سے کہہ کر کہ میں نے یہ خط لکھا

حکم پر ہے اور قبلہ کی طرف نماز اور کھڑے سے آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا جو حیثیت تک کل
 ضروریات دین کا اعتقاد نہ رکھے اور جو ایک اور ضروری کا بھی ضروریات دین سے منکر ہو
 وہ کافر ہے اور اسی بنیاد پر انکو جو باوجود انکے انحراف اور نماز قبلہ کی طاعت اور کھڑے کے
 فرضیت نہ کو یہ اصول نقصان کے منکر ہوں یا حقیقت حقیقت و تہذیب و وجود خارجی ملائکہ کے منکر ہیں
 اور انکو نہ کہ قابل ہیں اسلئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید میں
 اپنی طرف کو کھینچی باز باوقی کر دی ہے اور انکو جو باوجود انکے انحراف و فساد کے اپنے اہل بیت کرام کو
 حضرت انیسائے عظام سے قتل تہانے میں کافر کہا ہے میری فہم میں مذہب کو باطنی و بیرونی
 کراؤ کے رد کیا وہ دعوہ میں ان سب لوگوں کو جو کلاطیبہ پر ایمان رکھیں اور قبلہ کی طاعت و
 کرین مسلمان ہونے کا حکم دیا ہے ویکو صفحہ ۸۸ اردو و سال دوم و صفحہ ۱۲ و ۱۶ و ۱۷
 ۱۹ و ۲۴ مضامین اب بوجہ کیا آپ کے نزدیک نہ ہوںے مذکورہ کو مخالف مذہب کے کہیں
 ان مباحین نسبت خط کے ناہیانی غین سے ہے جو کہ سے مصدقہ جناب والا سے اونی
 قول کا جو کہ کتاب کے کشفی شامی نامی نامی کتابی کے اعتقاد و بات و کلیات میں ایسا فرق ہے کہ
 اور بیخبر کیا گیا ہے تو شرکت اسلامی بھی مذہب کی غلط و باطل و مذہبات تیس سے میری
 مطابق مذہب کو باطنی و بیرونی کراؤ کی تفسیر میں و قول صحیح جو کہ صفحہ ۹ و ۱۰
 سال دوم و صفحہ ۱۸ مضامین اب کتاب براہ انصاف ارشاد فرمائیں کہ آپ کے اعتقاد
 بھی مذہب کی تفسیر کو باطنی و بیرونی کراؤ کے مصدقہ جناب میں غیر معتقدین نہ کہ کو کراؤ
 و صاحب اہل سنت ترازو کہہ کر کتاب فروع السیر کا کراؤ ہے جسکی تعلیم پر جناب دال اور
 ناظم صاحب و دیگر علمائے سیرین کی مصدقہ و مخالفت میں اس سے بھی میری فہم میں
 و باطنی و بیرونی کراؤ کی تفسیر میں مذہب کی اختلافات و اختلافات و اختلافات و اختلافات و اختلافات
 جو کہ صفحہ ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵
 و ناظم اہل سنت ترازو سے اختلاف فروع السیر کے حکم کا حوالہ فتوے مسئلہ جناب والا میں ہے
 پس اس سے مذہب کو کراؤ کا نام ہے جو باطنی و بیرونی کراؤ کے مصدقہ جناب والا میں صحیح ہے
 کہ اختلافات و اختلافات سے بعض احراز چاہے اور بدہمبول کا حکم کتاب اہل سنت میں

الغیر حق با منت در دو طرف است آں سے حاصل مقصد غنہ کو کہ تم جاؤ اتفاق و ترک در دو طرف
 و غیر با منت ہر کلمہ کو سبب حق و عظیم ہو چکا بلکہ اس کا سبب اتصال کلی ہو گیا (تفسیر ۱۶)
 ۱۸۔ ۳۹ و ۳۲ مضامین اربعہ صفحہ ۳۲ و ۳۸ و ۴۰ و ۱۰۱۔ مضامین نظر و نظر
 الٰہی چہ نامور پر نظر تحفیف قصد میں جناب والا کے اقتدار کیا گیا اسکے جواب میں
 ہون اور آپ کی ابو اسطیٰ حق اسلام کے جواب بخون سے جڑا ہے ہندو کا کہنا ہون اس میں
 جواب ہو وقت میں کہ صحیح کتب بندہ ہر ماہ سوال ہے آجی شام تک یا ماہ کے رات تک محکمہ کا
 وزیر سکوت اسلام قبول پر کمال ہو گا زبانیہ اسلام۔
 معروضہ فیض القادر کاودی
 حنفی یا یونی وار رجال شہر ربی۔

الحمد للہ حق واضح ہو گیا

میرا مسئلہ کہ صبیح بعد طلوع شمس جناب مولوی صاحب موصوف فی ہر ای جناب مولانا ابراہیم صاحب
 بریلوی جناب مولانا مولوی محمد فضل الحق صاحب فاروقی خندکرامی جناب مفتی صاحب
 پورنچا یا التھرتہ جناب والا نے صرف ہر وقت ملاحظہ فرما کر اس کے کسی بیان پر کفری و انکار
 فرمایا تھرتہ ہر وقت کہ آج دو سرادق قیوم دو سوچ کے آیا آج تک جواب نہ آیا تھا کہ اس کے لئے
 صاف ارشاد تھا کہ سکوت اسلام قبول پر کمال ہو گا آج ملو تو مجھ لئے کہ اس کا اس جناب مفتی صاحب
 آجی شان کے مطابق میں سب ارکضہ کی کیا نفس شہر فی الزاد ہی جناب علی نے فرمایا
 سارو کا سکوت فی محضر فی الیہ بیان بیانات۔ یہی بیان کے مرتب ہر وقت
 بیان بھی جاتی ہے حضور شاہیکہ رحمہ اللہ دیا تھا کہ مولوی قبول شہر کی آب رہی بعض حاجرات
 اور میں سے الطیان ہر جناب مفتی صاحب بھی بریلی میں رافقہ فرمیں مضمون ظاہر کہ ان سے
 خود گزارش کر کے جواب انہما میں اگر مفتی صاحب جواب نہ دیا چاہیں تو حال میں کہ او کی شان
 تمام اس کی آفتی میں نہ ملنا غلط بات کا ذکر کرتے ہیں حق کا کیا جواب کہ ہر شہر میں طلبہ ایک کی
 تصدیق فرما دیں کہ یہ اس کے بعد ان کے تقدس سے اس کی مناسبت ہے اور اگر خدا کا ہے
 خدا کا ہے نہ کہ وہ اس میں اس کی ہو گا اور اس سے چاہئے کہ اس کے انصاف سے اس کی

[illegible]

اور کھٹے لک سوچے رہے کچھ کھلا نہیں فرماتے تھے شاید کچھ لایا جان سہا
 ملن کے تصدیق یہی نظر فرمایا کہ روز مذکور علماء دارالمدینت کے اسما طبعیہ کے بھی سنا نہیں
 نہ نہیں اسکی کیا شایستگی و خوش فہمی و بدظنی الزمہ اور فہم نہیں تو متصادفی حیثیت
امجد علی و قزوینی جو عظیمہ محمد اللہ تعالیٰ بل گذارش ہے کہ مولانا مولوی حاجی عبدالرزاق
 صاحب مکتبہ راہی ابدی اہل جو فہم سے دربارہ متناہات مذکورہ شائع فرمایا تھا عام
 شہادت کے طرز پر اس میں نام مذکور کی تصدیق نہ تھی اس کے اقبال نقل کر کے سوال کیا
 یہ بعض مفتی صاحبان نے نہیں کر کے یہ قدر پیش کیا کہ ہم نہ جانتے تھے کہ یہ سوال
 متعلق مذکورہ میں در نہ تھے کرتے۔ اس حوالہ پر وہاں کی ناظرہ داری کر کے نقل
 مذکورہ ایک فتوے تصدیق نام مذکورہ کے عبارات مذکورہ تصدیق و کتب مذکورہ
 و شمار تصدیق فرمادیا اور ازاد پڑھ بے حدیث و جماعت کی رو سے حکم عدالت
 متاد و مذکورہ اتحاد ثابت کیا کہ اب جو حضرات علماء مکرم اسپر بھر میں فرامین اصلاح
 ملاحظہ فرمائیں کہ یہ مذکورہ کے اقبال میں مذکورہ کے بارہ میں سوال میں اور ساتھ ہی
 کرنے والے حضرات کی خدمت عالیہ میں مذکورہ کی جو رو وادین کدان جبرائیل
 جن میں شیخ ذوالطہرین و حکام میں کہیں بغض نہ لایا جائے علماء جمعی و حیدر آباد
 اس حوالہ پر نامک و علی کتب و دینی و دیالون و دینی و غیر
 بلائے صفات تصدیق میں رہا میں فتوے الشانہ طبع ہو کر یہ انشاء دینی
 ہوگا اب تک میں حضرات علماء کی اسپر بھر میں پہلی میں اولین خاص وہ حضرات کہ علاوہ
 فتوہ اول حیدر آباد و فتوہ دوم فتاویٰ القندہ کے میں جیسا کہ سرگزشت و فتوہ میں
 یہاں ذکر ہو چکے انہی علامات و فتوہ جو اللہ تعالیٰ اس فتوہ پر حکم فرمایا علماء میں
 ہر وقت تک بغض نہ لائے ساتھ سے جاد و کج جناب مولانا مولوی صاحب
 صاحب مراد آبادی صنف فتح البین مدرسہ مطبوعہ حیدر آباد
 میں نے بخیر ذہن سے لکھا تھا جیسا کہ ازربیب نقاب و غیرہ میں انھیں نام مذکورہ
 مذکورہ نے جو لکھتا ہے کمال حق پرستی اس کو روایہ دینی اور صفات مذکورہ

ہای نوری خلی پہنچی ہے بین شیر زندہ کے خیالات عمرہ حاشا کمر سالکد شمشیر سیکل
 یعنی نوری طور سے معلوم ہوا کہ اس صاحب میں خلاص ہونے لگا ہے وہ اپنی گرم بازار میں غفلت رہے گا
 نیز نوری المی جناب مفتی مولوی سید عبدالفتاح صاحب حسینی کاشغری
 آبادی ساکن فاسک درگاہ محلہ رکن جیل نندوہ نے بھی اس
 صرح و دلیل کو سب پر چھوڑ دیا ہے اور اقوال نندوہ پر ضلالت و گمراہی و کجاد و غیرہ جملہ مراتب
 نندوہ جو فحش ہے کہ نسبت صاف کھدایا کہ الجیب مصیب دنیا مال مجیب زوجہ کچھ بیان کیا ہے
 حق ہے والحمد للہ رب العالمین۔

شمار عام	نام نامی	شمار نامی	تاریخ
۱۰۴	جناب شیخ ابراہیم صاحب پشیچ چاند صاحب پشیچ	۱۰۴	۱۰۴
۱۰۵	جناب مولوی محمد انور صاحب رضوی شہیدی قادری البلقا	۱۰۵	۱۰۵
۱۰۶	جناب سید اکبر علی خان صاحب مرحوم کولالی	۱۰۶	۱۰۶
۱۰۷	جناب سید سرور علی خان صاحب بہادر غفلت اکبر سرور	۱۰۷	۱۰۷
۱۰۸	جناب سید صادق علی صاحب مہتمم کر دہ گری	۱۰۸	۱۰۸
۱۰۹	جناب مولوی غلام غوث صاحب غوثی کاشغری	۱۰۹	۱۰۹
۱۱۰	جناب سید معین الدین صاحب قادری آشتی کاشغری	۱۱۰	۱۱۰

شمار عام	شمار نامی	نام نامی	تاریخ
۱۱۱	۱۱۱	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب جعفری قادری	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۲	جناب سید محمد صاحب کاشغری آدھی دریں کاشغری	۱۱۲
۱۱۳	۱۱۳	جناب سید شاہ محمد حسین صاحب کاشغری صمدیہ	۱۱۳
۱۱۴	۱۱۴	جناب مولوی ابوالاسلام صاحب کاشغری	۱۱۴

شماره	نام سامی	توضیحات
۵۸۵	۲۹۵	مولوی حیدر علی صاحب مرحوم شیخ الکلام
۵۸۶	۲۹۶	جناب حکیم حافظ محمد اسحق صاحب مخفی چشتی صابادی
۵۸۷	۲۹۷	جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب انگریز آبادی
۵۸۸	۲۹۸	جناب مولوی سید امام الدین احمد صاحب لغوی محکمی
۵۸۹	۲۹۹	جناب سید امیر جان صاحب مخفی خوش علم
۵۹۰	۳۰۰	جناب سید امیر علی صاحب شہیدی قادری رکبند
۵۹۱	۳۰۱	جناب مولانا سید امجد الدین محمد والدین الامام حسین قادری
۵۹۲	۳۰۲	جناب شیخ اولاد حسن صاحب
۵۹۳	۳۰۳	جناب شیخ فضل حسین صاحب
۵۹۴	۳۰۴	جناب شمس چانغ علی صاحب
۵۹۵	۳۰۵	جناب مولوی سید حبیب صاحب تاجی
۵۹۶	۳۰۶	جناب سید شاد حبیب الرحمن صاحب
۵۹۷	۳۰۷	جناب مولوی غلام الرحمن صاحب
۵۹۸	۳۰۸	جناب مولوی غلام الرحمن صاحب
۵۹۹	۳۰۹	جناب مولوی سید محمد زکریا صاحب مخفی قادری وردی
۶۰۰	۳۱۰	جناب مولوی سید محمد زکریا صاحب مخفی قادری وردی
۶۰۱	۳۱۱	جناب مولوی سید محمد زکریا صاحب مخفی قادری وردی
۶۰۲	۳۱۲	جناب مولوی سید محمد زکریا صاحب مخفی قادری وردی
۶۰۳	۳۱۳	جناب مولوی سید محمد زکریا صاحب مخفی قادری وردی
۶۰۴	۳۱۴	جناب مولوی سید محمد زکریا صاحب مخفی قادری وردی
۶۰۵	۳۱۵	جناب مولوی سید محمد زکریا صاحب مخفی قادری وردی
۶۰۶	۳۱۶	جناب مولوی سید محمد زکریا صاحب مخفی قادری وردی
۶۰۷	۳۱۷	جناب مولوی سید محمد زکریا صاحب مخفی قادری وردی
۶۰۸	۳۱۸	جناب مولوی سید محمد زکریا صاحب مخفی قادری وردی
۶۰۹	۳۱۹	جناب مولوی سید محمد زکریا صاحب مخفی قادری وردی
۶۱۰	۳۲۰	جناب مولوی سید محمد زکریا صاحب مخفی قادری وردی

مکرر رہتے اور قبلہ کی طرف نماز اور کھانے سے آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا نہ جو جب تک مکمل
 ضروریات دین کا اعتقاد نہ رکھے اور جو ایک اور ضروری کا بھی ضروریات دین سے منکر ہو
 اور کافر ہے اور ایسی بنا پر اوکو جو باوجود اقرار کلمہ توحید اور نماز قبلہ کی طرف اور اگر کھانے کے
 غیریت زکوٰۃ یا صوم رمضان کے منکر ہو ان یا حیثیت جنت و نار و جہنم خارجی کلام کے منکر ہیں
 اور اوکو جو کافر قائل ہیں اسلئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید میں
 اپنی اہل بیت کو کھانے کی باز دہی کر دی ہے اور اوکو جو باوجود اقرار کلمہ توحید کے اعتقاد اہل بیت کرام کو
 حضرت انبیاء سے نفرت تباہت میں کافر کہتا ہے میری قوم میں مذکور کو باقرہ سورہ
 کورس کے رو کیا دیکھو میں ان سب لوگوں کو جو کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں اور قبلہ کی طرف عہدہ
 کریں مسلمان ہونے کا حکم دیتا ہے دیکھو صفحہ ۸۸ رو دو سال دوم و سوم ۱۲ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹
 و ۲۳ مضامین اور جو کھیا آپ کے نزدیک تو سے مذکورہ کو مخالفت مذکورہ کے نہ کہنا
 ان پر سان منبت خط کے ماضی فی حقین سے تہجیر فتاویٰ حضرت جناب والا سے اور ان کے
 قول کا جو کہ نسبت کے حتمی یا حتمی یا حتمی کے اعتقادات و کلیات میں ایسا لڑی ہے کہ
 اوپر خیال کیا جاتے تو شرکت اسلامی بھی زیر سبکی غلط و باطل و غلط ثابت ہو اس سے میری حق
 مطابق مذکورہ کو تہجیر ہو چکا کہ اہل مذکورہ کی حیثیت میں وہ قول صحیح ہو چکا کہ صفحہ ۹ و ۱۰ اور
 سال دوم و سوم ۱۸ مضامین اور جناب براہ مضاف ارشاد فرمائیں کہ آپ کے ارشاد
 بھی مذکورہ کی تہجیر ہو چکا ہے جن سے حضرت جناب میں غیر مقلدین زمانہ کو گمراہ
 و طبع اراکین سنت قرار دیکر وہ کتاب فتح البیہن کا گمراہ ہے جسکی تعلیم پر جناب والا اور
 نامہ صاحب دیکر حکما سرحد میں کی ضرورت و خطرات ہیں اس سے بھی میری ضرورت ہو
 باقرہ سورہ بقرہ کا اہل مذکورہ کی حیثیت میں مسئلہ علیہ غیر مقلدین کی اختلاف عقل اختلاف عقلی
 تہجیر ہو چکا کہ ۹ و ۱۰ رو دو سال دوم و سوم کی رو سے غیر مقلدین کا گمراہ و طبع اراکین سنت
 جو باطل و منافق ہے برخلاف فتح البیہن کے جسکا حوالہ تو سے مسئلہ جناب والا میں ہے
 پس اس سے ضرور مذکورہ کا ثابت ہو چکا ہے جن سے حضرت جناب والا میں صحیح ہے
 کہ تہجیر ان کے منوط ان کے ارشاد ہے کہ اولاً نہ ہوں کا حکم کتاب اہل سنت میں

سہرے مفتی صاحب کو سنا ہے جو بنو سے لقمہ میں کے لئے جید آباد میں تشریف لائے اور ان کے
 سر سے ڈکڑا بارود اور وہ مفتی صاحب کو دکھائی گئی دو روز ان کے پاس رہتی مفتی صاحب
 حضرت الحاج انور علی بنے بنو سے پرتھوہ میں کچھین بھریب و کائنات مفتی صاحب ہی کے صاحب
 بنے اور سونے کوئی شخص بنایا گیا وہ گواہ کرتے تھے ماسکی حاجت پڑنے کا منلا وہ شخص
 بھرا گار کا صاحب سہرا اسکے کیا ہو کہ مسلمانوں کے بارے میں حالت سر سبز ہے یہ جلف سو کہہ رہا
 اور مجھے کی ملاک کی نہ کا کوئی پھر واقعہ غدر آج مجید میں ارشاد ہوا ہے پھر ہے کو اور کو تو رہا
 تو کی بار و بھی اسی زمانہ اس کے لئے بھرتی ہو گیا جانا ہے ع کوئے ملک کو کجاہ وہ بھلی بھائی
 مفتی مسلمانوں کے حال کی اصلاح فرما آج میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم قادر علی غفر اللہ تعالیٰ

۲۴ شوال روز دوشنبہ ۱۳۱۳ھ

شہار خیم

ندوہ کے عالموں سے جواب کا مطا

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آج شب در شہر کہ ندوہ کے شہر میں ہو چکے وقت مضافات میں ہو وہ کہ ایک شہر
 مطہرہ آباد میں انھوں نے منارہ کے لئے اپنی استعدادی غامد راقی درمیںے کامل
 ہر تقریر کے اس سنت بہار کو کثرت سوالات فکر حافہ کر چکے اور انک جواب بنایا کہ
 صاحب جواب مجھے سے بھرا آیا ہے سے عظمت ہو کہ تین دن برقی کا ملک کا کر رہی

بائیں والے حضرات کی رگوں میں بھی کچھ خون حیات زبور شکر کھایا ہے تو اول روز
 بھی درخوش ہیں کہ قبل از طلبہ اسکا تصفیہ فرمایا ہے سمجھ لیجئے باوجودیکہ گرجا
 زادو پچھتر حبس سے دو ہفتہ پھلے حاجی ریاض الدین صاحب رکن خاص مذکورہ کے تعلق
 لاکر فرمایا کہ قبل از طلبہ اسکا تصفیہ فرمایا ہے سمجھ لیجئے باوجودیکہ گرجا
 حضرت عالم شریف مذکورہ نے فرمایا ہے میں تمنا اور اول روز سے اسکی سہ قسطیں ضرور
 ملا ہے کہ جسکی الذہب ہوں کہ بد مذہب و غیر رسائی مذہب کی ایک کاپی ت اور لفظ جو
 کچھ ہو تو میری ہو کہ طلال راہ پناے نہ پھرنے برلے کئے کرکٹنے کی گنجائش باقی ہے
 حاجی صاحب و ناظم صاحب کو خط لکھا اور یہاں دیکھنے کو بھیجا جسکی تکمیل کر کے اور خط لکھا
 باقی صدارت سے برخواست لیجئے کہ اسکا کچھ لکھی شاہ محمد حسین صاحب الامادی نے بھی خط
 تصفیہ لکھا کہ میری حضرات نے لکھا کہ ناظم صاحب و علی راہ رکن کو پیش از طلبہ
 آئے کے اشتہار بھی بھیجے کہ کچھ لکھی ہو پچھتر حبس سے ایک دن پھلے حضرت ناظم
 سراناموئی محمد حسین القادری صاحب قتلے مسجد جامع بریلوی
 محمد شہزادان سلطان راہ دال علم کے جمع میں لاجپور میں راہ رکن مذکورہ بھی تھے
 فرمایاں فرمائیں اور مار مارے قاضی و مارا کرودی علم میں خلافت رکھتے ہوں جواب دینے
 کوئی نہ لکھا پھر دوران طلبہ میں سرور و زاد و دیر سے دو ایک عالم آئے رہے اور ان
 شاعرات مذکورہ کا ہر کی کہیں صاحب شکیں لکھنے والے تھے اور مذکورہ سے اعلان امر
 لکھا دینے کے پھل ہر کہ گئے اور پھر طلبہ کے آئے کہ ایک کہ حدیث تم پر کیا جینے وقت حرات
 ہو گئے و میرا ایسی اب جب اہل سنت کو ملے جواب چیکر لکھے کہ ملتے ہو گئے۔ بات
 کہنے کو محدود لکھی کہ میرا مستحق کہ مستحق ہے یا امام کے پاس سے الزام مانا گویا ہے
 اور پھلے سے مستحق طاعن کوئی دو ہفتہ تک ہوں خاموشی اور وہاب میں باؤں کو توفیق
 ہو کہ ایک گرجا حضرت ناظم کوئی اہل حق تھیں کہ شہار دیکر میرا دعا کہ تو عالم ہر کی
 شرم جو شکر سلامت میں نصیب سمجھ اس سوال میں وہاں کہ دستری لکھا
 آپ کے اس کے پھر شرم و صفت لکھا کہ لکھا ہر طرف اور شکر اسکا ہر سوال اور

اور کھٹے رنگ سوچتے رہے کچھ کھلا ہونے فرماتے تھے شاید کچھ گلیاں ہوں اس میں
 طبع کے تصدیق بھی نظر آیا کہ روز مذکور علماء ارسلت کو اساطیر طیبہ کے بھی ساتھ بہت
 غیر ہنس سکا کیونکہ نذوی خوش فہمی بدظنی اگر مشرف تھیں تو متصادق جب میں
 امجدی و مردہ عظیمہ محمد راشد قابل نگارش ہے کہ مولانا مولوی حاجی عبدالرزاق
 صاحب مکی حیدر آبادی الدلہ جو فتوے دربارہ شاعرات مذہب شائع فرمایا تھا عام
 ہستیاران کے طرز پر اوچھلے نام نہو کی تصدیق بھی ادب کے لائق نقل کر کے سوال کیا
 اسپر بعض مفتی صاحبوں نے یہ نہیں کر کے یہ عذر پیش کیا کہ ہم نہ جانتے تھے کہ یہ سوالات
 متعلق مذہب ہیں ورنہ نہ ذکر کرتے ہیں عندیوح قیاد پر امرائی ناز پر واری کر کے مولانا
 موصوف فرمایا کہ فتوے تصدیق نام مذہب و ذکر عبارات مذہب متعلق مکتب مذہب و مذہب
 و شاعر متعلق نہیں رہا یا اور نیز مذہب مذہب ارسلت و جماعت کی رو سے حکم مذہبات
 متصاد و مذہب و اسحاق ثابت کیا کہ اب ہم حضرات علماء اگر امام اسپر حضرتین فرامین مصلحت
 ملاحظہ فرمائیں کہ یہ مذہب کے احوال ہیں مذہب کے بارہ میں سوال ہیں اور ساتھ ہی یہ
 کہنے والے حضرات کی خدمت عالیہ میں مذہب کی جبر و داوین کدان جبریات پر
 تیرین پیش فرمایا کہ طیبین و کما کہ میں کہیں انھیں تھائے اجلہ علماء بھی و حیدر آباد
 احمد آباد و نامک و علیکنڈہ و دہلی و دہلیون و بریلی وغیرہ
 بلا دے صاف صاف تصدیق فرمایا میں فتوے الٹا الصدیق ہو کر یہ یہ انھیں لایا
 ہو گا تاکہ میں حضرات علماء کی اسپر حضرتین ہوگی میں اور میں خاص وہ حضرات کہ علماء و صاحب
 افتاد اول محمدیہ و فتوای دوم متصادی الدنہ کے میں حکما اگر سرگزشت و قزو میں ہو گیا
 یہاں مذکور ہوئے اسکی علامت بھی ہو گا اللہ تعالیٰ اس فتوہ پر رحم کرنے لائے علماء میں حکما
 ہو وقت تک عینہ تھائے ساتھ سے مجاز ہو گیا جناب مولانا مولوی صاحب
 صاحب مراد آبادی مکتب فتح البینین مدرسہ طیبہ حیدر آباد
 میں ملاحظہ فرمائے علماء و اصحاب اور شیب الطاب و فرمایا میں انھیں ایک مکتبہ میں لایا
 و موصوف و محمد راشد تھائے کمالی سیسی میں فتوے تصدیق فرمادی اور صاف واکہ مذکور

راہی غریب خلیل پر مبنی ہے میں شہر مذکور کے چشمالات عمرہ جانتا تھا مگر سال گذشتہ سے کلا
 بعضی طرح سے معلوم ہوا کہ اس خطبہ میں اختلاف نہیں بلکہ حرف ابی گرم بازاری حضور ہے
 نیز فریق الیٰ حبیب مفتی مولوی سید عبد الفتاح صاحب حسینی گلشن
 آبادی ساکن ناسک درگاہ محلہ رکن بیکل مذکورہ نے بھی اس
 مرتبہ کا بیل نمبر پر حضرت فرمائی اور اقوال مذکورہ پر ضلالت و گمراہی و گمراہی و غیرہ عمداً مراتب
 مندرجہ نمبر کے نسبت صحافت نگہدار کہ الجیب مصیب فیما قال عجیب فرج محمد سپاہی ان کیا ہے
 میں ہے و الحمد للہ رب العالمین۔

تاریخ علم	سلسلہ تسم	نام نامی	نشان نامی	تاریخ
۵۷۴	۲۰۱	جناب شیخ ابراہیم صاحب پیر شیخ چاند صاحب شیخ	بیمہ	۱۰۰
۵۷۵	۲۰۲	جناب مولوی محمد کلام عجیب شہیدی شہیدی قادری الاحمدی	ہر باضیہ	۱۰۰
۵۷۶	۲۰۳	جناب سید اکبر علیخان صاحب مہتمم کوٹوالی	ضلع ہیک	۱۰۰
۵۷۷	۲۰۴	جناب سید سر فارغیان صاحب بہادر ضلع اکبر سرور	دکن	۱۰۰
۵۷۸	۲۰۵	جناب سید صادق علیخان صاحب مہتمم کروڑگیری	ضلع رول	۱۰۰
۵۷۹	۲۰۶	جناب مولوی غلام غوث صاحب غوثی کھاسی	کروڑگیری	۱۰۰
۵۸۰	۲۰۷	جناب سید معین الدین صاحب قادری اسٹیشن کشتہ	اکوڑ	۱۰۰
تاریخ علم	سلسلہ تسم	نام نامی	نشان نامی	تاریخ
۵۸۱	۲۰۸	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب مفتی قادری	پیشہ	۱۰۰
۵۸۲	۲۰۹	جناب سید محمد صاحب گلشن آبادی مدرسہ فارسی	ناسک	۱۰۰
۵۸۳	۲۱۰	جناب سید شاہ احمد حسین صاحب مفتی رئیس ضلع جہی	ضلع جہی	۱۰۰
۵۸۴	۲۱۱	جناب مولوی ابو الاسلام علی صاحب پشاور	پشاور	۱۰۰

شماره	نام	نام ساهی	نوعیت
		مولوی حیدر علی صاحب درویشی الکلام	خج
۵۸۵	۲۹۵	جناب حیدر علی صاحب درویشی مبارکی	خج
۵۸۶	۲۹۶	جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب انگریز آبادی	خج
۵۸۷	۲۹۷	جناب مولوی سید امام الدین صاحب لغوی عسکری	خج
۵۸۸	۲۹۸	جناب سید امیر جان صاحب لغوی علمبردار	خج
۵۸۹	۲۹۹	جناب سید امیر علی صاحب بشندی قادیان	خج
۵۹۰	۳۰۰	جناب مولانا سید امیر الدین صاحب لغوی عسکری	خج
۵۹۱	۳۰۱	جناب شیخ اولاد حسن صاحب	خج
۵۹۲	۳۰۲	جناب شیخ فضل حسین صاحب	خج
۵۹۳	۳۰۳	جناب علی صاحب پراچ علی صاحب	خج
۵۹۴	۳۰۴	جناب مولوی سید حبیب صاحب قاضی	خج
۵۹۵	۳۰۵	جناب سید شاه مرید الرحمن صاحب	خج
۵۹۶	۳۰۶	جناب مولوی شکیل الرحمن صاحب لغوی عسکری	خج
۵۹۷	۳۰۷	جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب	خج
۵۹۸	۳۰۸	جناب حاجی شیخ نور محمد صاحب	خج
۵۹۹	۳۰۹	جناب مولوی رشید الدین صاحب لغوی عسکری	خج
۶۰۰	۳۱۰	جناب سید محمد علی صاحب لغوی عسکری	خج
۶۰۱	۳۱۱	جناب حافظ محمد صاحب لغوی عسکری	خج
۶۰۲	۳۱۲	جناب محمد علی صاحب لغوی عسکری	خج
۶۰۳	۳۱۳	جناب مولوی سید محمد الرحمن صاحب لغوی عسکری	خج
۶۰۴	۳۱۴	جناب مولوی سید محمد الرحمن صاحب لغوی عسکری	خج